امر مستحب میں کھو کر فرائض کا ترک جائز ہے؟ ہرگز نہیں! تو پھر کیوں امر مستحب کے نام پر فرائض سے لاپروائی برتی جا رہی ہے؟ اللہ کی بارگاہ میں اگر ہم
نے سر نیاز جھکانا چھوڑ دیا تو پھر ہم سے بڑھ کر بے عقل، احمق اور نادان کون ہوگا؟ اور شیطان بھی تو یہی چاہتا ہے کہ ہم امر مستحب کے نام پر
اطاعت ختم کرنا چھوڑ دیں تاکہ وہ خوش ہو جائے۔ لہذا ہم پر لازم ہے کہ اولین فرصت میں نماز کی طرف سبقت کریں اور سلف صالحین، صاحب عرس
کے واقعات، حالات و قصص سے درس عبرت پکڑیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر جنوبی ہند میں تحقیقی مقالات

محمد عرفان محی الدین قادری
ریسرچ اسکالر: عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد (اے پی)

مولانا خوشتر نورانی صاحب! السلام علیکم...... آپ کے موقر رسالہ "جام نور" کے شمارے "محدث اعظم نمبر" اور مئی ۲۰۱۱ء باصرہ نواز ہوئے
"محدث اعظم نمبر" میں پروفیسر عبدالحمید بیدار شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی کا مقالہ شائع ہوا، ان کا نام عبدالحمید بیدار نہیں بلکہ عبدالمجید بیدار ہے۔

مئی ۲۰۱۱ کے شمارے میں مولانا ذیشان احمد مصباحی کا مقالہ رضویات میں نئی فکر پیش کر رہا ہے۔ مولانا نے جن امور کی طرف توجہ مبذول کرائی
ہے یقیناً بجا ہے۔ فتاوی رضویہ کا عربی ترجمہ اس لیے ضروری ہے کہ اس سے عرب ممالک میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو متعارف کرانا آسان
ہوگا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کئی کتب کی تعریب بھی ہو چکی ہے اور وہ منظر عام پر آ چکی ہیں۔ عربی زبان میں کتابوں کو منتقل کرنے کا کام جو ہند
و پاک اور مصر میں ہوا اس سے اعلیٰ حضرت کی علمی و عبقری شخصیت عالم اسلام میں متعارف ہوئی۔ مولانا وجاہت رسول قادری نے مجھے یہ اطلاع دی
تھی کہ فتاوی رضویہ سے عربی فتاوی کی تخریج دو جلدوں میں ہو چکی ہے، لیکن ابھی اس کی تحقیق باقی ہے۔ فتاوی رضویہ کو عربی میں ترجمہ کرنے سے قبل
ان دو جلدوں کو مع تحقیق و تخریج منظر عام پر لایا جائے۔

مولانا ذیشان مصباحی نے عربی زبان میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی خدمات پر جو کام ہوا اس کے متعلق یہ تحریر کیا ہے:

"مولانا ممتاز احمد سدیدی نے جامعۃ الازہر سے عربی شاعری پر مقالہ لکھ کر ڈگری حاصل کی۔" مولانا ممتاز احمد سدیدی کا یہ مقالہ ایم
فل (M.Phil) کی ڈگری کے لیے لکھا گیا تھا۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر عربی زبان میں جو تحقیقی مقالات پیش کیے گئے اس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) ڈاکٹر محمود بریلوی نے شعبۂ عربی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے "اعلیٰ حضرت کی عربی زبان میں خدمات" پر ایم۔فل کا مقالہ پیش کیا باوجود کہ
یہ کام شعبۂ عربی سے ہوا لیکن مقالہ اردو میں تحریر کیا گیا اور انھیں ڈگری تفویض کی گئی۔

(۲) مولانا ممتاز احمد سدیدی نے جامعۃ الازہر مصر سے "الامام احمد رضا شاعرا عربیا" پر ایم فل کا مقالہ پیش کیا جس پر انھیں ڈگری
تفویض کی گئی۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر عربی زبان میں ہند و پاک میں صرف ایک پی ایچ ڈی کا ذکر ملتا ہے۔

(۱) ڈاکٹر سید شاہد علی نورانی نے پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان سے "الشیخ احمد رضا شاعرا عربیا مع تدوین دیوانہ" پر مقالہ
پیش کیا اور انھیں ۲۰۰۲ء میں ڈگری تفویض کی گئی۔ اسی پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹر محمد اسحاق جلالی صاحب نے "الزلال الانقی من بحر سبقۃ
الاتقی" پر پی ایچ ڈی کی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ عربی زبان میں ہے یا اردو زبان میں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر ہندوستان میں ایک بھی پی ایچ ڈی عربی زبان میں نہیں ہوئی۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر جنوبی ہند میں جو
تحقیقی مقالات پیش کیے گئے ان میں ایک اردو میں پی ایچ ڈی ہے اور تین مقالات عربی زبان میں ہیں۔

(۱) مولانا غلام مصطفےٰ نجم القادری نے میسور یونیورسٹی سے "امام احمد رضا اور عشق مصطفےٰ" پر اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ پیش کیا اور انھیں ڈگری بھی
تفویض کی گئی عربی زبان میں جنوبی ہند میں تین مقالات پیش کیے گئے جس کی تفصیل یہ ہے:

(۱) سید غوث محی الدین عرف اعظم پاشا خانوادۂ موسویہ حیدرآباد کے چشم و چراغ کو شعبۂ عربی عثمانیہ یونیورسٹی سے ڈاکٹر غلام محمد کے زیر

نگرانی "الشیخ احمد رضا خان حیاته و اعماله" پر ڈگری تفویض کی گئی، یہ مقالہ ۱۹۹۰ء میں پیش کیا گیا۔

(۲) مولانا مصطفےٰ علی مصباحی تمل ناڈو چننی کی خانقاہ قادریہ سے تعلق رکھتے ہیں انھوں نے شعبۂ عربی نیو کالج ملحقہ مدراس یونیورسٹی سے ڈاکٹر احمد زبیر پروفیسر نیو کالج چننی تمل ناڈو کے زیر نگرانی "مساهمة الشیخ احمد رضا خان فی الادب العربی" پر اپنا مقالہ پیش فرمایا ۲۰۰۶ء میں ڈگری تفویض کی گئی۔

(۳) تیسرا مقالہ مجھ ناچیز محمد عرفان محی الدین کا ہے جو "دراسة عن الحواشی للعلامة احمد رضا خان علی امهات الکتب فی الحدیث الشریف" پر تحریر کیا گیا جو پروفیسر محمد مصطفےٰ شریف کے زیر نگرانی تکمیل ہوا، ۲۰۰۹ء میں ڈگری تفویض کی گئی۔

جنوبی ہند کو یہ اعجاز حاصل ہے کہ یہاں سے تین مقالات خالص عربی زبان میں پیش کیے گئے- حاشیہ جد الممتار بھی حیدر آباد ہند سے پہلی بار مطبع عزیزیہ سے شائع ہوا- ۱۹۷۸ء میں راست علامہ محمد احمد مصباحی کے زیر نگرانی اس کی اشاعت عمل میں آئی-

مولانا ذیشان مصباحی صاحب نے ویب سائیٹ (Website) کے متعلق جو اظہار خیال کیا ہے، یقیناً درست ہے کہ بیک وقت اردو، عربی، انگلش میں فاضل بریلوی کی شخصیت وسوانح پر مواد ہو- اس کے متعلق یہ عرض کرنا کافی ہے کہ www.alahazratnetwork.org میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی دو سو سے زائد کتب دستیاب ہیں- فتاویٰ رضویہ کی مکمل تیس جلدیں موجود ہیں اور انگریزی میں بھی کچھ کتابیں اور مواد دستیاب ہے- عربی حواشی بھی موجود تھے بعد میں اسے ویب سائٹ سے نکال لیا گیا- Download کی بھی سہولت ہے- حاشیہ جد الممتار کی تین مکمل جلدیں www.dawateislami.net میں دستیاب ہیں- ماہنامہ "معارف رضا" کراچی کے لیے www.imamahmadraza.net دیکھیے- کتب اعلیٰ حضرت کی تعریب شدہ کتابیں www.alahazrat.net پر دستیاب ہیں-

حیدر آباد کے چند محققین عثمانیہ یونیورسٹی نے اپنے مقالات کئی سیمینار میں پیش کیے ہیں (۱) پروفیسر عبد المجید صاحب شعبۂ عربی عثمانیہ یونیورسٹی نے (EFLU) English & Foreign Languages University میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر مقالہ پیش کیا- (۲) پروفیسر محمد مصطفےٰ شریف صاحب شعبۂ عربی عثمانیہ یونیورسٹی نے گلبرگہ میں "امام احمد رضا کانفرنس" میں امام احمد رضا کی محدثانہ عظمت پر اردو میں مقالہ پیش فرمایا- (۳) ڈاکٹر شجاع الدین عزیز شعبۂ عربی عثمانیہ یونیورسٹی نے سالار جنگ میوزیم میں "سیرت النبی کانفرنس" میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور سیرت النبی پر اپنا مقالہ پیش کیا- (۴) ڈاکٹر عماد الدین صاحب نے مدراس یونیورسٹی میں علم حدیث پر ایک سیمینار میں "مساهمة الشیخ احمد رضا خان فی علم الحدیث" پر اپنا مقالہ عربی زبان میں پیش فرمایا- (۵) محمد عرفان محی الدین نے عثمانیہ یونیورسٹی کے ایک ترجمہ کے سیمینار میں "اعلیٰ حضرت کی تعریب شدہ کتب" پر اپنا مقالہ عربی زبان میں پیش کیا-

رضویات پر مقالات شائع کرنے پر میں جام نور کا شکر گزار ہوں، اللہ رب العزت جام نور کو مزید ترقی عطا کرے-□□□

بقیہ: تذکار :- یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ کوئی عام مجلس نہیں تھی بلکہ اس مجلس کے ارکان اپنے زمانہ کے اجلۂ علما کرام تھے، مجلس کے دستور العمل میں جن ارکان مجلس کے اسمائے گرامی درج ہیں ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:
۱- حضرت تاج الفحول مولانا عبد القادر محب رسول قادری بدایونی ۲- حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلوی ۳- حضرت مولانا محمد عبد المقتدر صاحب قادری بدایونی ۴- حضرت مولانا وصی احمد محدث سورتی ۵- مولانا حکیم عبد القیوم عثمانی برکاتی بدایونی ۶- مولانا عبد السلام صاحب جبلپوری ۷- مولانا حافظ بخش قادری آنولوی- فہرست میں تقریباً ۲۵ ر علمائے کرام کے اسما درج ہیں جن میں چند نام ہم نے یہاں نقل کیے، اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اپنے معاصرین کی نظر میں حافظ بخاری کا کیا مقام و مرتبہ تھا، اس مجلس علمائے اہل سنت نے احقاق حق اور ابطال باطل کا حق ادا کر دیا، ارباب ندوہ کو ہر چند راہ راست پر آنے کی دعوت دی، لیکن وہ حضرات اپنی روش بدلنے کو تیار نہ ہوئے، لیکن علمائے اہل سنت نے ہر طرح افہام و تفہیم کے ذریعے اپنا فرض ادا کر دیا اور عوام کو ارباب ندوہ کے فکری اور عملی انحراف سے کما حقہ آگاہ کر دیا- اس سلسلہ میں ملک کے طول و عرض میں متعدد اجلاس منعقد کیے گئے، اور بے شمار رسائل افہام و تفہیم اور رد و ابطال کے لیے شائع ہوئے-□□□